پروگرام نمبر : 10 اکتوبر 2023ء

پروگرام

تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے
اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہرحال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 10 OCT 2023

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع..........................صوبہ.................

بتاریخ:....................بروز.........................

زیرصدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھٰذا فوٹو/سکین کر کے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

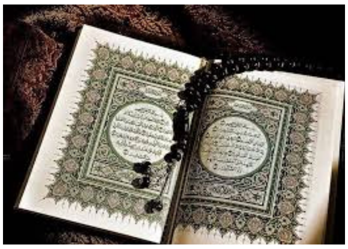

تلاوت کلام پاک

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ○

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ (آل عمران 32) لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ○ (التوبة 128) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ○ (الأحزاب 22) إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ○ (الأحزاب 57)

ترجمہ:

تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں: جب سیرت کے مضمون کو ہم سنتے ہیں تو اُس طرح نہیں سنتے جس طرح سننے کا حق ہے۔ آپ ایک کھلاڑی کی کھیل کا باہر بیٹھے نظارہ کرتے ہیں۔ مثلاً کرکٹ کی بہت اچھی کھیل ہو رہی ہے، آپ باہر بیٹھے دیکھ رہے ہیں اور بڑا لطف اٹھا رہے ہیں... آپ کو بلّا پکڑنا بھی نہیں آتا۔ کوئی آپ کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ تم اتنی تعریفیں کر رہے تھے، اب بلّا تو پکڑ کے دکھاؤ۔ آپ کہیں گے تم پاگل ہو گئے ہو۔ بلّے سے مجھ سے کیا تعلق؟ میں تو نظارہ کر رہا تھا... لیکن سیرت کے مضمون میں کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا۔ سیرت کا مضمون وہ بھی سیرت طیبہ کا مضمون جو اسوۂ حسنہ بن گئی ہو۔ اس میں یہ جواب قابل قبول ہی نہیں ہے۔ یہ جواب بلکہ عقل کے خلاف ہے۔ جب اسوہ کو سامنے رکھ کر آپ اس کے حسن کا مطالعہ کرتے ہیں تو لازماً اس کو اختیار کرنے کی پابندی آپ پر عائد ہو جاتی ہے۔ (ماخوذ از شان خاتم الانبیاء ص 178 شائع کردہ مجلس انصار اللہ بھارت)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح/اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا!

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا	نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر	لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے	اُس پر ہر ایک نظر ہے بدرالدّجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اِس نے ہیں اُتارے	مَیں جاؤں اِس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پَردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے	دِل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یارِ لامکانی۔ وہ دلبرِ نہانی	دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے	وہ طیّب وامیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے	جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
آنکھ اُس کی دُوربیں ہے دِل یار سے قریں ہے	ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے	دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نُور پر فدا ہوں اُس کا ہی مَیں ہوا ہوں	وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ،
اللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ، وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

درسِ حدیث

أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوا أَدَبَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ
اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔(ابن ماجہ)

قمرالانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

اسلام نے...والدین کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنی اولاد کا واجبی اکرام کریں اور ان کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں جس سے ان کے اندر وقار اور عزت نفس کا جذبہ پیدا ہو اور پھر ان کی تعلیم و تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں تا کہ وہ بڑے ہو کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بہترین صورت میں ادا کر سکیں اور ترقی کا موجب ہوں۔

حق یہ ہے کہ کوئی قوم ترقی نہیں کرسکتی۔ بلکہ کوئی قوم تنزل سے بچ نہیں سکتی جب تک کہ اس کے افراد اپنی اولاد کو اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ کر نہ جائیں...مگر افسوس ہے کہ اکثر والدین اس زریں اصول کو مدنظر نہیں رکھتے۔ جس کی وجہ سے کئی بچے ماں باپ سے بہتر ہونا تو درکنار ایسی حالت میں پرورش پاتے ہیں کہ گویا ایک زندہ انسان کے گھر میں مردہ بچہ پیدا ہوگیا ہے۔ ایسے ماں باپ بچوں کے کھانے پینے اور لباس وغیرہ کا تو خیال رکھتے ہیں اور کسی حد تک ان کی تعلیم کا بھی خیال رکھتے ہیں کیونکہ وہ ان کی اقتصادی ترقی کا ذریعہ بنتی ہے مگر ان کی تربیت کی طرف سے عموماً ایسی غفلت برتتے ہیں کہ گویا یہ کوئی قابل توجہ چیز ہی نہیں...اس حدیث کا دوسرا حصہ یعنی اولاد کا اکرام کرنا۔ سو یہ بات وہ ہے جس میں اسلام کے سوا کسی دوسری شریعت نے توجہ ہی نہیں دی کیونکہ دنیا کے کسی اور مذہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا کہ اولاد کے واجبی اکرام کے بغیر بچوں کے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا نہیں کئے جا سکتے۔ بعض نادان والدین بچوں کی محبت کے باوجود ان کے ساتھ بظاہر ایسا پست اور عامیانہ سلوک کرتے اور گالی گلوچ سے کام لیتے ہیں کہ ان کے اندر وقار اور خودداری اور عزت نفس کا جذبہ ٹھٹھر کر ختم ہو جاتا ہے۔ پس ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ تعلیم درحقیقت سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ بھی واجبی اکرام سے پیش آنا چاہئے۔ تا ان کے اندر باوقار انداز اور اعلیٰ اخلاق پیدا ہوسکیں۔ کاش ہم لوگ اس حکیمانہ تعلیم کی قدر پہچانیں۔

(ماخوذ از چالیس جواہر پارے)

ملفوظات حضرت مسیح ودعلیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اندازِ تربیت

ایک روز کسی بیمار بچہ نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو کہانی سُنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: گُناہ نہیں۔ کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپؐ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی؟ فرمایا نہیں۔ وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے؟ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا کہ: ایک صحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوہارا کھاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوہارا نہ کھا کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا کہ میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ: ایک بچہ کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام عمیر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عُمَیْرُ! مَافَعَلَتْ بِكَ حُمَيْرُ ؟ اے عمیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آ گیا۔ اس لئے چُپ ہو گیا۔ بچوں کو تنبیہہ کرنا ضروری ہے۔ ایک بچہ کی خبر لگی کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا: بچوں کو تنبیہہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 9)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود فاطمہؓ سے کہا کہ یہ خیال مت کرنا کہ میرا باپ پیغمبر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا آپؐ بھی؟ فرمایا ہاں۔ میں بھی۔ مختصر یہ کہ نجات نہ قوم پر منحصر ہے نہ مال پر بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور اس کو اعمالِ صالحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کامل اتباع اور دعائیں جذب کرتی ہیں۔

(ملفوظات جلد 4 ص 445)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ آپؐ کی اولاد سادگی سے زندگی بسر کرنے والی ہو!

آپ ہر قسم کے اسوہ کی مثالیں اپنی ذات اور اپنے گھر سے قائم کرنا چاہتے تھے۔اس لیے آپؐ نے فرمایا کہ...اللہ تعالیٰ کی یاد اور عبادت کی طرف تمہیں نظر رکھنی چاہیے۔اور وہی دنیا و آخرت میں تمہارا بہترین سرمایہ ہوگی۔

(ماخوذ از خطبہ جمعہ فرمودہ 12/اگست 2005ء)

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد سادگی سے زندگی بسر کرنے والی ہو اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والی ہو عبادت کرنے والی ہو اور اس میں معیار حاصل کرنے والی ہو۔دنیا کی چیزوں سے انہیں کوئی رغبت نہ ہو۔لیکن یہ بات پیدا کرنے کے لئے آپؐ نے کبھی سختی نہیں کی۔یا تو آرام سے سمجھاتے تھے یا اپنے رویّے سے اس طرح ظاہر کرتے تھے کہ ان کو خود ہی احساس ہو جائے۔چنانچہ اس ضمن میں ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ثعبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر پر جاتے تو سب سے آخر پر اپنے گھر والوں میں سے حضرت فاطمہؓ سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ایک مرتبہ جب آپؐ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو حضرت فاطمہ کے ہاں گئے۔جب دروازے پر پہنچے تو دیکھا کہ دروازے پر ایک پردہ لٹکا ہوا تھا اور حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما نے چاندی کے دو کڑے پہنے ہوئے تھے۔آپؐ کے بڑے لاڈلے نواسے تھے۔جب آپؐ نے یہ دیکھا آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے۔بلکہ واپس تشریف لے گئے۔حضرت فاطمہؓ بھانپ گئیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان چیزوں نے گھر میں داخل ہونے سے روکا ہے۔اس پر حضرت فاطمہؓ نے پردہ پھاڑ دیا اور بچوں کے کڑے لے کر توڑ دیئے۔اور اس کے بعد دونوں بچے روتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ایک بچے کو اٹھایا اور راوی کہتے ہیں کہ مجھے ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ مدینہ میں فلاں کے ہاں جاؤ اور فاطمہ کے لئے ایک ہار اور ہاتھی دانت کے بنے ہوئے دو کنگن لے آؤ اور پھر فرمایا کہ مَیں اپنے اہل خانہ کے لئے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس دنیا میں ہی تمام آسائش اور آسانیاں حاصل کر لیں۔(سنن ابی داؤد۔کتاب الترجیل۔باب فی الانتفاع بالعاج)“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19/اگست 2005ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 9/ستمبر 2005ء صفحہ 6)

منظوم کلام

حضرت مصلح موعودؓ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے!

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے	کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
مرا دل اس نے روشن کردیا ہے	اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے
ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو!	تمھارے سر پہ سورج آگیا ہے
زمین و آسماں ہیں اس پہ شاھد	جہاں میں ہر طرف پھیلی وبا ہے
مرا ہر ذرہ ہو قربانِ احمدؐ	مرے دل کا یہی اک مدعا ہے
اسی کے عشق میں نکلے مری جاں	کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے
مجھے اس بات پر ہے فخر محمود	مرا معشوق محبوبِ خدا ہے
محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ	ہماری جان و دل جس پر فدا ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے	محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ	کہ وہ شاہنشہ ہر دوسرا ہے
اسی سی میرا دل پاتا ہے تسکیں	وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا	وہی اک راہِ دیں کا رہنما ہے

تقریر: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے)

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے

تربیت اولاد اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

[آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ربوہ کا ایک مضمون میں سے کچھ حصہ بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔فجزاہ اللہ خیراً۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔]

ہمارے نبی کریمؐ کی بعثت جاہلیت کے اس دور میں ہوئی جب ہر قسم کے انسانی حقوق پامال کئے جا رہے تھے۔اولاد اور بچوں کے حقوق کا بھی یہ حال تھا۔اگر کچھ بچے افلاس کی وجہ سے پیدائش سے قبل ہی قتل کر دیئے جاتے تھے۔تو بعض قبائل میں بچیوں کو زندہ درگور کرنے کا رواج تھا۔رسول کریمؐ نے آکر اولاد کے عزت کے ساتھ زندہ رہنے کا حق قائم کیا۔آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو۔اور ان کی عمدہ تربیت کرو۔''(ابن ماجہ) اسی طرح فرمایا کہ والد کا اولاد کے لئے حسنِ تربیت سے بہتر کوئی تحفہ نہیں ہوسکتا۔(احمد)

پھر رسول کریمؐ نے حسنِ تربیت کے لئے یہ پُر حکمت تعلیم فرمائی کہ پیدائش کے بعد بچّے کے کانوں میں اذان اور تکبیر کہی جائے۔اس ارشاد کے ذریعہ دراصل آپؐ نے یہ پیغام دیا ہے کہ آغاز سے ہی بچوں کے کان میں اللہ رسول کی باتیں پڑنی چاہئیں اور آغاز سے ہی انکی تربیت کا سلسلہ شروع کر دینا چاہئے۔پھر آپؐ نے ہدایت فرمائی کہ سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز پڑھنے کیلئے کہا کرو۔(اس وعظ ونصیحت کے لئے تین سال کا عرصہ دیا) اور فرمایا کہ اگر دس سال کی عمر میں بچّے نماز نہ پڑھیں تو سزا بھی دے سکتے ہو۔(ابوداؤد)

رسول کریمؐ کا اپنا نمونہ یہ تھا کبھی تربیت کی خاطر بچوں کو سزا نہیں دی۔بلکہ ہمیشہ محبت اور دعا کے ذریعہ ہی ان کی تربیت کی۔آپؐ اپنے نواسوں بلکہ زیر تربیت بچوں حضرت اسامہؓ وغیرہ کے لئے بھی دعا کرتے تھے کہ ''اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔''(بخاری)

سچی پدرانہ شفقت کا تقاضا ہے کہ بچوں سے اپنی اولاد کی طرح محبت اور پیار کا سلوک ہو۔ایک دفعہ کسی نے رسول کریمؐ سے سخت دلی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا اگر نرم دلی چاہتے ہو تو مسکین کو کھانا کھلاؤ اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو۔(احمد)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریمؐ کے پاس کوئی بھی پہلا پھل آتا تو پھلوں میں برکت کی دعا کرتے اور پھر پہلے وہ پھل مجلس میں موجود سب سے چھوٹے بچے کو عطا فرماتے۔(مسلم)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ حضرت عباسؓ کے بچوں عبداللہؓ، عبیداللہؓ اور دیگر بچوں کو ایک قطار میں کھڑا کر کے ان کی دوڑ شروع کرواتے اور فرماتے جو سب سے پہلے دوڑ کر مجھ تک پہنچے گا اسے انعام دونگا۔ پھر بچے دوڑ کر آپؐ تک پہنچتے۔ کوئی آپؐ کی پیٹھ پر چڑھتا تو کوئی سینے پر۔ آپؐ ان کو چومتے ان کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔ (احمد)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ماں کی ماتا کا بہت خیال فرماتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا جو شخص ماں اور اس کی اولاد میں جدائی ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس کے پیاروں سے جدا کر دیگا۔ ایک دفعہ بحرین سے قیدی آئے ان کو قطار میں کھڑا کیا گیا۔ رسول کریمؐ نے دیکھا ایک عورت رو رہی تھی۔ آپؐ نے سبب پوچھا۔ وہ کہنے لگی کہ میرا کم سن بچہ عبس قبیلہ کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی ابو اسیدؓ سے فرمایا تم سواری لو اور جا کر وہ بچہ قیمت ادا کر کے واپس لاؤ۔ ابو اسیدؓ جا کر وہ بچہ واپس لے آئے۔ (بیہقی) حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ کے پاس جب کسی ایک جگہ کے قیدی لائے جاتے تو آپؐ انہیں ایک گھرانے کے سپرد کرتے تا کہ بچے ان سے جدا نہ ہوں۔ (ابن ماجہ)

رسول کریمؐ قرآنی ہدایت کے مطابق اولاد کے آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کی دعا بھی کرتے تھے اور دلی محبت کے جوش سے ان کی تربیت فرماتے تھے۔ حضرت انسؓ بن مالک جو دس سال کی عمر میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں آئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریمؐ سے بڑھ کر بچوں کے ساتھ شفقت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ (بیہقی)

ایک دفعہ رسولؐ اللہ اپنے بچوں کو پیار سے چوم رہے تھے کہ ایک بدوی سردار نے کہا آپ بچوں کو چُومتے بھی ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے تو کبھی کسی کو نہیں چوما۔ آپؐ نے فرمایا اللہ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (بخاری) دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریمؐ نے اس سردار سے فرمایا جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ بچوں کے ساتھ حضورؐ کی شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ بسا اوقات ان کی تکلیف دیکھ کر نماز بھی مختصر کر دیتے آپؐ فرماتے تھے کہ بعض دفعہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لمبی کرنا چاہتا ہوں مگر اچانک کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ اس بچے کا رونا اس کی ماں پر بہت گراں ہوگا۔ (بخاری)

ایک دفعہ ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو کوئی قیمتی تحفہ دیا اور اپنی بیوی کی خواہش پر رسول کریمؐ کو اس پر گواہ بنانے کے لئے حاضر ہوا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا کہ کیا سب بچوں کو ایسا ہی ہبہ کیا ہے۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا پھر ظلم کی اس بات پر میں گواہ نہیں بن سکتا۔ (بخاری) یوں آپؐ نے اولاد میں بھی عدل کرنے کا سبق دیا...

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز کے انتظار میں تھے، بلالؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں نماز کی اطلاع کی۔ آپؐ تشریف لائے، آپؐ کی نواسی امامہ بنت ابی العاص آپؐ کے کاندھے پر تھی۔ رسول اللہؐ اپنے مصلّے پر کھڑے ہوئے ہم پیچھے کھڑے تھے اور وہ بچی حضورؐ کے کندھے پر ہی تھی۔ حضورؐ کے تکبیر کہنے کے ساتھ ہم نے بھی تکبیر کہی۔

رکوع میں جاتے وقت حضورؐ نے ان کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا۔رکوع اور سجدہ سے فارغ ہو کر دوبارہ اٹھا کر اسے کندھے پر بٹھالیا۔آپؐ نے نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کیا یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہوئے۔(ابوداؤد)

رسول کریمؐ کی زندہ رہنے والی اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے چار بیٹیاں تھیں۔جو بالترتیب حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ،حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہ الزہراءؓ ہیں۔حضرت خدیجہؓ سے بیٹے بھی ہوئے جن کے نام قاسمؓ،طاہرؓ،طیبؓ، عبداللہؓ مشہور ہیں۔صاحبزادہ قاسمؓ کی نسبت سے آپؐ کی کنیت ابوالقاسم تھی۔حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے صاحبزادہ ابراہیمؓ ہوئے جو 9ھ میں 16 ماہ کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔رسول کریمؐ نے تمام اولاد سے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک فرمایا۔ان کی پرورش اور اعلیٰ تربیت کے حق ادا کئے۔یہی وجہ تھی کہ حضرت زینبؓ اور دیگر بیٹیوں نے اپنی والدہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔(ابن سعد)

نبی کریمؐ کو اپنی اولاد کی تربیت کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ تہجد کے وقت حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کو سوتے پایا تو جگا کر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا تم لوگ تہجد کی نماز نہیں پڑھتے ہو۔حضرت علیؓ نے نیند کے غالب آنے کا عذر کیا تو آنحضورؐ تعجب کرتے ہوئے واپس تشریف لائے اور سورۃ کہف کی وہ آیت پڑھی جس کا مطلب ہے کہ انسان بہت بحث کرنے والا ہے۔(بخاری) حدیث میں آتا ہے کہ نبی کریمؐ چھ ماہ تک باقاعدہ حضرت فاطمہؓ کے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے انہیں صبح نماز کے لئے جگاتے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ تمہیں مکمل طور پر پاک وصاف کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہؓ (حضورؐ کی بیماری میں) آئیں نبی کریمؐ نے فاطمہؓ کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں طرف یا شاید بائیں طرف بٹھایا۔حضرت فاطمہؓ کو بھی رسول کریمؐ سے بہت محبت تھی۔رسول اللہؐ کی وفات پر حضرت فاطمہؓ کی زبان سے جو جذباتی فقرے نکلے،ان سے بھی آپؐ کی گہری محبت کا اظہار ہوتا ہے،آپؐ نے حضرت انسؓ سے کہا کہ وائے افسوس میرے ابّا! ہم آپؐ کی موت کا افسوس کس سے کریں؟ کیا جبریلؑ سے؟ وائے افسوس! ہمارے ابّا! آپؐ اپنے رب کے کتنے قریب تھے! ہائے افسوس! ہمارے ابّا ہمیں داغ جدائی دے کر چلے گئے جنہوں نے جنت الفردوس میں گھر بنالیا۔ہائے افسوس! میرے ابّا! جنہوں نے اپنے رب کے بلانے پر لبیک کہا اور اس کے حضور حاضر ہو گئے۔(ابن ماجہ) (ماخوذ از اسوۂ انسان کامل)

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار   پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا   فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ